page 1
16/07/21

M.A. Islamic Studies Sem I paper (101)
Topic: KhelafateRashida ka siyasi nezam III
By. Mumtaz Alam Razvi

DATE

خلافت راشدہ کا سیاسی نظام III

خلافت راشدہ میں خلیفہ احکام قرآن وحدیث کا کس قدر پابند ہوتا ہے
اسے حضرت صدیق اکبر کے پہلے خطبہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے ان کی افتتاحی
تقریر بہت جامع انداز میں اسلامی سیاسی نظام کی تشریح کرتی ہے
اسلامی سیاسی نظام کے تعلق صدیق اکبر نے فرمایا مجھے اگرچہ تمہارا
خلیفہ بنا دیا گیا ہے مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر میں سیدھی
راہ پر چلوں اور خلیفہ کی حیثیت سے شرعی کا حکم دوں تم لوگ تم
میری بات ماننا لیکن اگر میں سیدھی راہ سے ہٹ جاؤں
اور غلط راہ پر چلنے لگوں تو پھر تمہاری ذمہ داری ہے کہ مجھے
سیدھے راستے پر چلاؤ

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ میں طاقت
کے سامنے مجبور کار فرما ہے کوئی تکبر نہیں ہے مگر شورائی معاملے کے باوجود
خلیفہ کے پاس اختیار ہے ملک شام کی طرف لشکر کشی کے
وقت بیشتر اصحاب نے منع کیا مگر آپ نے یہ کہہ کر حملے کی اجازت
دی کہ جس لشکر کو رسول اللہ نے روانہ فرمایا ہے میں اسے نہیں
روک سکتا - شوریٰ کو اس دلیل سے آپ نے مطمئن فرما دیا؛
خلیفہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ شوریٰ کے دائرہ کار کو جہاں تک
چاہے پھیلا دے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں
شوریٰ کا دائرہ کار عوام الناس تک وسیع کر دیا گیا تھا آپ
نے یہ اعلان کروا دیا تھا کہ کوئی بھی مجھے میری خامیاں، کمزوریاں
اور کوتاہیاں بتائے گا وہ میرے نزدیک عزیز تر بن ہوگا۔ اس
اعلان کے بعد ہر شخص نے ان پر اعتراضات (صحیح اور غلط) کرنا
شروع کر دیئے۔ حضرت عمر سب اعتراضات خندہ پیشانی کے
سے سنتے اعتراضات کرنے والوں میں تو مسلم اور ایسے لوگ

نہیں شامل تھے جنہیں دین کا کچھ علم ہی نہیں تھا گو کہ شہروں میں پڑھنا
سمجھدار جاہل بھی تھے جو کہ بہت ادب کرتے تھے مگر جو مسلم ہو
کہ دین میں ادب اور احترام کے معاملات سے لاعلم تھے اکثر سمجھی
نہیں کر جاتے تھے۔

کئی علاقوں کے گورنر منتخب کرنے کی ذمہ داری آپ نے عوام
کوفی عوام کے اوپر آنے کے بعد آپ اپنے عہدیداروں سے مشورہ کرتے تھے معاملہ
کتنا شفاف تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ایک مرتبہ آپ نے
ایک علاقے کے لوگوں سے کہا یہاں کے غریب لوگوں کی فہرست
بھیجو تاکہ اس کے نام بیت المال سے وظیفہ جاری کیا جا سکے تو اس
فہرست میں نام حضرت عامر کا تھا جو اس علاقے کے گورنر تھے
مگر غربت کا حال یہ تھا کہ عوام کے ذریعے بھیجی گئی فہرست
میں ان کا نام سب سے پہلے تھا حضرت عمر کے دور
میں منتخب ہونے والے اعلیٰ عہدیدار اور منتخب کرنے والے
دونوں ہی اخلاق و کردار کے اعلیٰ معیار پر تھے۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص کی سختی کی
شکایات ملی آپ نے انہیں معزول کر دیا۔ خلافت راشدہ
کے دور میں حکام اور عوام کے درمیان اعتماد، احترام کا
جذبہ پورے طور پر کار فرما تھا۔

حضرت عمر کو جب گورنروں کی آمدن
کی زیادتی کی شکایات ملیں آپ نے انہیں بلا کر احتساب کیا اور
حساب کتاب لیا۔ مصر کے ایک جلیل القدر صحابی جو گورنر تھے ان کے
اعلیٰ لباس و مکان کی اطلاع ملی آپ نے انہیں اونی لباس پہنا کر
بکریاں چرانے پر مقرر کیا اور انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔